اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍
سہ ماہی ۶ ؍
ماہوار ۲ ؍

یوم شنبہ
۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

جلد ۳ | یکم نبوت ۱۳۲۸ ہش | یکم نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۵۰

خدام الاحمدیہ نے دین داری کی اُن توقعات کو پورا نہیں کیا جو اسکے قیام سے وابستہ کی گئی تھیں

(حضرت امیر المومنین)

آئندہ کے لئے خدام الاحمدیہ کا صدر مَیں ہوا کروں گا

خدام الاحمدیہ کے نظام میں بنیادی تبدیلی کا اعلان

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے نویں سالانہ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ خدام الاحمدیہ نے میری توقعات کو اس حد تک پورا نہیں کیا جو میں نے اس کے قیام کے وقت اس سے وابستہ کی تھیں۔ بے شک یہ اجتماعوں اور جلسوں کے موقعوں پر آگے بھی آتی رہی۔ بہرحال اس کے اجتماعوں کی رونق بھی نسبتاً بڑھتی رہی لیکن دینداری کی جس معیار کی روح ان میں دیکھنا میرا مقصد تھا اس حد تک پورا نہ کر سکی۔ اس وجہ سے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ خود اس کا صدر بنوں تا اپنے منشاء کو ان پر واضح کرتا رہوں لہٰذا آئندہ کیلئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صدر میں ہوا کروں گا اور شوریٰ کی طرح آئندہ اس کے اجتماع میری صدارت میں ہوا کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ٹھیک تین بجے بعد دوپہر تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا:۔

خدام الاحمدیہ کے قیام سے میرا مقصد دراصل یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح ہمارے نوجوانوں میں وہ روحانیت پیدا ہو جائے کہ وہ قوم کی آئندہ اپنے کندھوں پر پڑنے والی ذمہ واریوں کو اٹھا سکیں یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ہماری جماعت کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے اور نہ ہی مذہبی جماعتیں کبھی سیاست کے تابع چلا کرتی ہیں بلکہ سیاست خود ان کی غلامی میں پناہ ڈھونڈا کرتی ہے یہی وجہ تھی کہ ہم نے اپنے وطن کے گذشتہ سیاسی بحران میں بھی محض تعاون اور قوم کے نیک نیت اکابر کی اعانت ہی کو کافی سمجھا اور باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے سے ہمیشہ پہلو تہی اختیار کی۔

باؤنڈری کمیشن کے ایام میں میں خود مدد کرتا رہا پھر مصائب سے پُر ایام میں بھی ہم نے ہر ممکن اعانت کی لیکن اس کے باوجود ہم بحیثیت جماعت کسی سیاسی پارٹی میں مدغم نہیں ہوئے بلکہ اس سے آزادانہ طور پر صرف جائز حدود تک۔ تعاون ہی کو کافی سمجھا کیونکہ

مومن کبھی کسی ایسی چیز یا سرگرمی میں انہماک پسند نہیں کرتا جو اللہ اور اس کے رسول کی غلامی کو جُوئے کو پوری طرح اپنی گردن پر نہ رکھے۔

ہماری جماعت ایک روحانی جماعت ہے اور ہر مذہبی تحریک کی بنیاد روحانیت ہی پر ہُوا کرتی ہے یہی وجہ تھی کہ جب میں نے خدام الاحمدیہ قائم کی تو میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنا سیکھ لے۔ لیکن افسوس اس نے اس رنگ میں میری توقعات کو پورا نہ کیا جس رنگ میں کہ مَیں چاہتا تھا۔ حالانکہ میں نے ان کی سرگرمیوں کا ایک ماں کی آنکھ سے جائزہ لیا۔ اس ماں کی طرح جس کی نظر ہمیشہ اپنے بچے کے حسن ہی پر پڑتی ہے خواہ وہ اس کے عملی جسم کے کسی کونے میں ہو۔

میں چاہتا تھا کہ یہ باقاعدہ اور باجماعت نمازی بن جائیں۔ ان میں تہجد گزاری کا شوق بڑھ جائے ان کو تبلیغ دین کا چسکا پڑ جائے اور یہ دین کے لئے قربانی و ایثار کے مجسمے بن جائیں۔ لیکن خدام الاحمدیہ نے میری ان تمام توقعات کو اس حد تک پورا نہ کیا جس حد تک میں چاہتا تھا کہ ہو۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ

موجودہ تنظیم کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھال دیا جائے اور یہ کوشش کی جائے کہ ان میں روحانیت کے وہ تمام جوہر پیدا ہو جائیں جو پیدا کرنا اس تنظیم کے قیام کے وقت مقصود تھا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت [illegible] کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو پھوڑے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے اور ساتھ ہی بخار بھی ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

چاول کی پیداوار کے لحاظ سے پاکستان ۱۹۵۳ء تک خود کفیل ہو جائیگا

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ وزارت خوراک کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ایچ۔ ایم اسحٰق نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پاکستان ۱۹۵۳ء تک یا اس سے بھی پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پیدا کرنے لگے گا اور پھر بیرونی ممالک سے چاول درآمد کرنے کی حاجت باقی نہ رہے گی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ چاول خریدنے کے بارے میں برما سے جو بات چیت ہو رہی ہے۔ امید ہے ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔ گفت و شنید مزید جاری رکھنے کے لئے میں عنقریب پھر رنگون واپس جا رہا ہوں برما سے جو چاول حاصل کیا جائے گا۔ اس کا بیشتر حصہ مشرقی پاکستان کیلئے ہی مخصوص ہوگا۔ آپ نے مزید بتایا کہ برما میں سکہ کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے چاول اب نسبتاً کم نرخ پر خرید کیا جا سکے گا اور اب قیمت ۱۸ روپے کی بجائے ساڑھے چودہ روپے فی من ہو گی۔ امید ہے عنقریب باہمی سمجھوتہ ہو جانے کے بعد پاکستان کا مال بھی برما جانا شروع ہو جائیگا دوران تقریر میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان نے ہندوستان کو ۵۰،۷ ٹن اناج پیش کیا ہے۔

لنڈن کی احمدیہ مسجد میں مشہور برطانوی اہل قلم کا اعلانِ حق

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ پرسوں جماعتہائے احمدیہ انگلستان کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے برطانیہ کے مشہور اہل قلم مسٹر شاڈ سمنڈ نے کہا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کا سب سے زیادہ جاذب اور اپیل کرنے والا پہلو اخوتِ اسلامی کا عالمگیر نظریہ ہے۔ کانفرنس میں بعض اور غیر مسلم مقررین نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعلق اپنے اپنے ذاتی نقطہ نظر سے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک اور ممتاز مقرر مسٹر ایلڈرمین برڈ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مرکزی نقطہ توحید باریتعالےٰ کا غیر متزلزل عقیدہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا

سردار محمد ابراہیم نے فی الحال امریکہ جانا ملتوی کر دیا

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے لیک سکسس جانے کے پروگرام کو فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ اب آپ وہاں نومبر کے تیسرے ہفتے کے بعد جائیں گے۔ آپ نے جانے کا ارادہ اس لئے ملتوی کر دیا ہے۔ کیونکہ اُس وقت سے پہلے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کے زیر بحث آنے کا امکان نہیں ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اپنا عہد یاد کرو

"میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ دوست اپنا فرض ادا کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر انسان مدد نہیں کریں گے تو فرشتے مدد کریں گے۔ مگر کتنے بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے مگر جب عمل کا وقت آیا تو پیچھے ہٹ گئے۔ بیعت کے لئے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے اپنی سرخروئی کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ عہد باندھا تھا۔ اگر وہ میری آواز سن کر قربانی نہ کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بدعہدی کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے میرے ہاتھ پر دراصل اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا۔"

تحریک جدید کے مجاہد جو عہد اپنے امام کے حضور کرتے ہیں وہ عہد دراصل وہ اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ اس لئے اس عہد کی اہمیت واضح ہے اور دوستوں کو جو یہ عہد کر چکے ہیں معلوم ہے کہ یہ سال ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ہر ایک مجاہد کے لئے ضروری ہے کہ وہ وقت معینہ کے اندر اپنا عہد پورا کر کے اپنے مقدس امام کی دعاء اور خوشنودی حاصل کرے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

لنڈن میں جماعتہائے احمدیہ انگلستان کی کامیاب سالانہ کانفرنس

قائمقام مرکز کی تعمیر پر اظہار تشکر۔ مشن کے بیشتر اخراجات خود برداشت کرنے کا عزم

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ۲۹ و ۳۰ اکتوبر کو مسجد احمدیہ لنڈن میں جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ اس میں برطانیہ کے احمدی احباب کے علاوہ یورپ کے متعدد مشنوں کے مبلغین کرام نے بھی بعید الاشتیاق شرکت فرمائی۔ کانفرنس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ قائم مقام مرکز (ربوہ) کی تعمیر اور مسجد مبارک ربوہ کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب عمل میں آنے پر جملہ جماعتہائے احمدیہ انگلستان کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی جائے بعدہٗ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی گئی کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لمبی عمر عطا فرمائے کہ تا حضور کی زیر ہدایت اور نگرانی جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے۔ اور دنیا بھر میں اسلام کا بول بالا ہو کر۔ اس کی آخری فتح کا دن قریب سے قریب تر آ جائے۔ آمین اللھم آمین

کانفرنس میں تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کے متعلق بھی اہم فیصلے کئے گئے۔ نومسلم احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے نیا نصاب مقرر کرنے کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مشن کے اخراجات کے بیشتر حصہ کو خود ہی برداشت کر کے مرکز کے مالی بوجھ کو حتی المقدور کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہمارا جلسہ سالانہ

"قادیان" ہمارے مقدس مرکز سے آنے کے بعد "ربوہ" ہمارے پاکستان کے مرکز میں امسال دوسرا جلسہ سالانہ ماہ دسمبر میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ربوہ میں جو ایک وادی غیر ذی زرع میں واقع ہے ہر چیز کا مہیا کرنا اور اس سے متعلق مزدوری انتظام کرنا کافی روپیہ چاہتا ہے۔ انتظام اگر ابھی سے شروع نہ ہوں تو بعد میں دقتیں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ جس کی شرح صرف ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے کی ادائیگی کی طرف کم توجہ ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ جلسہ اعلیٰ پیمانہ پر ہو اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ تو آج ہی اپنے حصہ کا تمام چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا لڑکا عزیز رفیق احمد سلمہ عمر ایک سال گذشتہ پانچ چھ مہینہ سے مسلسل بیمار چلا آ رہا ہے۔ بچہ نہایت کمزور اور لاغر ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

خاکسار محمود احمد مرزا احمدی ضلع ملتان۔

(۲) میرے والد صاحب محمد ذکاء اللہ خاں معلم ایم بی ہائی سکول بعارضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب نقاہت بہت ہو گئی ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد احمد اطہر بھوکی ضلع لاہور

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

بغرض علاج لاہور تشریف لا رہے ہیں

"احباب کرام کی اطلاع کے واسطے عرض ہے کہ عاجز علاج چشم و دندان کے لئے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور جا رہا ہے۔ اس عرصہ میں خطوط کے جواب نہ لکھے جا سکیں گے۔ مگر دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے گا۔" مفتی محمد صادق ــــ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم منشی محمد حنیف صاحب ساکن محلہ دار البرکات قادیان کراچی میں مورخہ ۲۴ ماہ اکتوبر کو ستر سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ دوست ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد حمید احمد کو لیجار کراچی

جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ووٹران کی فہرست تیار کر کے ارسال کریں۔ مگر ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ جس کی وجہ سے لسٹ نامکمل پڑی ہے۔ لہٰذا تمام ایسی جماعتوں کے عہدیداروں کا فرض ہے جنہوں نے ابھی تک لسٹ وغیرہ ارسال نہیں کی کہ وہ جلد سے جلد اپنی فہرست ہائے تیار کر کے ارسال فرمائیں تا کہ جلدی تمام ضلع کی فہرست تیار ہو سکے (نوٹ) مرکز میں فہرستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء ہے

امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

روزنامہ ———— الفضل ———— لاہور

یکم نومبر ۱۹۴۹ء

قرآنی نسخہ

ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ اسلامی معاشی نظام اس وقت صحیح طور پر رائج ہوسکتا ہے۔ جب ہم پہلے اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔ ہم اسلام کے معاشی نظام کو اسلام کے بنیادی اصولوں سے علیحدہ کرکے پوری پوری طرح نافذ نہیں کر سکتے۔ اور اس نظام کی افادیت اس وقت تک پوری پوری طرح ظہور پذیر نہیں ہوسکتی۔ جب تک ہم ازسر نو خدا تعالےٰ پر اس ایمان کو زندہ نہ کریں۔ جو اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ اسلام میں معاشی نظام بنیادی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ اس عظیم الشان اسلامی نظام کی ایک فرع ہے جو اسلام تمام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جو انسان کی پوری زندگی کے ارتقاء کے پیش نظر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی پہلے مختلف انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ہر زمانہ اور ہر قوم میں وقتاً فوقتاً حسب حال ارسال فرماتا رہا ہے۔ اور پھر آخر میں قرآن کریم کی صورت میں اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پورا پورا نازل فرمایا۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کسی ملک کی حکومت اسلامی معاشی اصولوں کو اپنا لے۔ تو اس سے بڑی حد تک حقیقی اسلامی نقطۂ نظر کو تقویت پہونچ سکتی ہے۔ اور وہ ملک جس کی حکومت ان اصولوں کو اپناتی ہے۔ اس کے باشندوں کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ لیکن یہ فائدہ ویسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ بے موسم پھل کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی معاشی نظام اپنی پوری خوبیوں کے ساتھ عمل کرتا ہوا نظر آئے۔ تو اس کے لئے لازمی ہے کہ قوم جو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ وہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے نسخہ پر جس کی طرف ہم نے گزشتہ اشاعت میں اشارہ کیا تھا پہلے عمل پیرا ہو۔ اس نسخہ کے دو اہم اجزا ہیں۔ اول اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ازسر نو ایمان لانا اور دوم اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ اگر ہم نسخہ کے ان دونوں اجزاء کو پہلے محکم نہیں کرتے۔ تو ہم اسلام کے مقرر کردہ معاشی نظام سے بھی پورا پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں اسلام کے اقتصادی نظام میں جو تقسیم دولت کے اصول مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک نہایت اہم حصہ طوعی انفاق مال کا ہے۔ اور یہ حصہ ایسا ہے کہ بغیر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر کامل ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کے اپنی پوری شان کے ساتھ زیر عمل نہیں آسکتا۔

خیر القرون میں اسلام کا معاشی نظام اسی لئے پوری پوری طرح زیر عمل آیا تھا۔ کہ اس وقت خواص وعوام میں ایمان باللہ والرسول نہایت محکم تھا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ اپنے کمال پر تھا۔ اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو ہم کو نظر آئے گا۔ کہ اگرچہ خلافت راشدہ کے بعد حقیقی اسلامی خلافت مٹ گئی تھی۔ اور اس کی جگہ بادشاہی کا دور دورہ ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ایک خاص حد تک اسلام کا معاشی نظام پُر اثر رہا ہے۔ اور خود مختار بادشاہ بھی اس اثر سے بالکل مبرّا نہیں رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کا جو معیار خلفائے راشدین نے قائم کیا تھا ہر عہد کے علمائے حق اس معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ہم اسکے متعلق یہاں تفصیلی بحث نہیں کر سکتے۔ لیکن جہاں تک اسلامی اقتصادی نظام کا تعلق ہے۔ ہم صرف اتنا بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ آج مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں سے بڑی حد تک انحراف اختیار کر لیا ہے۔ پھر بھی ان میں کئی اصول اب تک موثر ہیں۔ حالانکہ ان کے پیچھے حکومتی طاقت مفقود ہے۔ مثلاً دنیا کے مسلمانوں کا سواد اعظم شراب خوری اور سود خوری سے محفوظ ہے۔ حالانکہ مؤخر الذکر کے متعلق اسلامی دنیا کے بعض بڑے بڑے علماء نے جواز کے فتوے بھی دیئے۔ مگر مسلمانوں کی چودہ سو سال کی تعمیر شدہ ذہنیت اس سے اب تک کراہت کھاتی ہے۔

یہ مثال ہم نے بطور نمونہ دی ہے۔ ورنہ مسلمانان عالم کی موجودہ ذہنیت کا بھی اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو ہم ایسی اسلامی معاشی نظام کی ایسی جڑیں دیکھیں گے۔ کہ جو زمانہ کی فضا سے مرجھائی ہوئی تو ہیں مگر بالکل مر نہیں گئیں۔ اور اگر اسی چشمہ کے پانی سے جو انبیاء علیہم السلام آسمان سے لاتے ہیں۔ اب بھی ان کو سیراب کیا جائے۔ تو اسلام کا نخل حیات پھر ہرا بھرا ہو سکتا ہے۔ اور وہی پھول پھل دے سکتا ہے۔ جو اس نے خیر القرون میں دیئے تھے۔ کیونکہ جب تک پھر آسمانی پانی اسلام کی بنیادی بیخ ایمان باللہ والرسول اور جہاد فی سبیل اللہ کو ازسر نو زندہ نہ کرے گا۔ اس وقت تک اسلام کے اقتصادی نظام کی بیخ جو اس بنیادی بیخ کی ایک شاخ ہے زندہ نہیں ہو سکتی۔

اگر اسلام کا اقتصادی نظام ابدی اصولوں پر قائم ہے۔ اور اسکو دنیاوی نظاموں پر فوقیت ہے۔ تو ہم کو چاہیئے کہ ہم اس نظام کو تمام دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اور اسلامی اقتصادی نظام اپنی پوری شان کے ساتھ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اسلام کے بنیادی اصولوں کو نہ اپنائیں۔ اگر ہم ناقص اصولوں کی ظاہری بھڑک دیکھ کر اسلام کے راستہ سے ہٹ گئے تو یقیناً الحاد کے اسی گڑھے میں گر جائیں گے۔ جس میں مغربی دنیا گر چکی ہے۔ اور جس کے خلاف خود مغرب کی سعید روحیں آج چیخ اٹھی ہیں۔

یہ کس قدر بزدلی ہے کہ ہم اسلامی اقتصادی اصولوں کو کمیونزم کے اصول سے فائق تو قرار دیتے ہیں۔ لیکن جس طریق سے اسلامی اقتصادی نظام قائم ہوتا ہے۔ اسکو اختیار کرنے کی بجائے کمیونزم کے ناقص طریق کار سے متمتع ہونے کے آرزومند ہیں۔

علمی اخلاقی اور ورزشی مقابلوں کا دلچسپ پروگرام

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع

الفضل کے اپنے رپورٹر سے

ربوہ ۳۰ر اکتوبر۔ آج صبح سے ہی خدام نے خیمے نصب کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ نماز ظہر وعصر تک بیرون سے مختلف مجالس کے ساڑھے چھ سو کے قریب خدام مقام اجتماع میں پہونچ چکے تھے۔ ٹھیک ۲ بجے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ اور نمازوں سے فراغت کے بعد خدام اپنے آقا کا نہایت ہی اہم خطاب سننے کے لئے جمع ہوئے۔ حضور ۲ بجکر ۵۴ منٹ پر مقام اجتماع میں داخل ہوئے۔ بڑے دروازے پر صاحب صدر مرزا ناصر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خیر مقدم کیا۔ اور لوائے خدام لہرایا۔ تلاوت کلام کے بعد جو چوہدری محمد بشیر بھٹی صاحب نے کی۔ حضور نے ٹھیک تین بجے تقریر شروع کی۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے نظام میں بنیادی تبدیلیوں کا اعلان کیا جس کا علیحدہ ذکر ایک مفصل تقریر کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

خطاب کے بعد والی بال۔ فٹ بال۔ اور کبڈی کی کھیلیں شروع ہوئیں۔ والی بال اور کبڈی کے مقابلوں میں ربوہ کی ٹیمیں بازی لے گئیں۔ اور فٹ بال کے مقابلہ کا میدان تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے ہاتھ رہا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد جب خدام اپنے اپنے خیموں میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ایک دفعہ پھر حضور مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ اور دیر تک خیموں کا ملاحظہ فرماتے رہے۔

نو بجے شب تک مقام اجتماع میں خدام کی تعداد ڈیڑھ ہزار تک پہونچ چکی تھی۔ اطفال کے ۲۶ خیمے اور خدام کے ۸۹ خیمے نصب ہو چکے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے پہلو بہ پہلو اطفال کے علمی و ورزشی مقابلوں کا دلچسپ پروگرام بھی جاری رہا۔

اس تحریر کے وقت علمی مقابلے (مضمون نویسی) اور اخلاقی مقابلوں کا پروگرام زیر عمل ہے۔

پتہ مطلوب ہے

مکرمی عبد الرزاق صاحب درد پونچھی R.I.A.S.C پٹھانکوٹ میں ملازم تھے انکے پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو ذاتی طور پر ان کا علم ہو۔ تو وہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں (نظارت بیت المال)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔

پینے کے آداب

احادیث نبویؐ کی روشنی میں

(از محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

پینے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے۔ کہ مشکیزے سے مُنہ لگا کر پانی نہ پیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہٰی ..... عن الشرب من فی السقاء (ای من فم السقاء) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشکیزے سے مُنہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ آج کل اکثر لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس ہدایت سے واقف نہیں ہیں۔ نلکے یا پانی کے اسی قسم کے نل کو مُنہ لگا کر غٹا غٹ پینا شروع کر دیتے ہیں۔ قادیان میں مہمانخانہ کے نلکے کی ساخت کچھ اسی قسم کی تھی۔ کہ ناواقف لوگ اپنی بے علمی کی وجہ سے اسی طرح پی لیا کرتے تھے۔ حالانکہ جو برائی مشکیزے سے مُنہ لگا کر پینے سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کا امکان بدستور یہاں بھی موجود ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک اور ارشاد کے ذریعہ اس بات سے بھی منع فرمایا۔ کہ مشکیزے کے مُنہ کو موڑ کر اس کے اندر کی طرف مُنہ لگا کر پانی نہ پیا جائے۔ چنانچہ ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے۔ نہٰی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن اختنات الاسقیۃ یعنی ان تکسر افواھھا فشرب منھا (بخاری) پس ان دونوں غیر پسندیدہ طریقوں سے اجتناب کرتے ہوئے احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ مشکیزے کے مُنہ سے مُنہ لگا کر پانی نہ پیا جائے۔ اور نہ ہی مشکیزے کے مُنہ کو موڑ کر اس سے مُنہ لگا کر پانی پیا جائے۔

(۲)

پینے اور کھانے کے آداب میں سے ایک اہم امر یہ بھی ہے۔ کہ کھڑے کھڑے پانی پینا مناسب اور پسندیدہ نہیں۔ حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہٰی ان یشرب الرجل قائمًا۔ فقیل الاکل؟ قال ذلک اشد۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھڑے کھڑے پانی پینے کی ممانعت فرمائی۔ اس پر ان (حضرت انس رضؓ) سے سوال کیا گیا۔ کہ کھانے کا کیا حکم ہے؟ بولے کھڑے ہو کر کھانا تو اور برا ہے۔

بعض احادیث میں بے شک یہ بھی آتا ہے۔ کہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم۔ اور اسی طرح ابن عمر رضؓ کی یہ حدیث بھی ملتی ہے۔ کہ نشرب ونحن قیام اور اس کے مقابل پر مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے یہ مروی ہے۔ کہ لایشربنّ احدکم قائمًا فمن نسی فلیستقئ۔ کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی ہرگز نہ پیئے۔ اگر بھولے سے ایسا ہو گیا ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ قے کر دے۔ ان تمام احادیث کی موجودگی میں جبکہ ایک طرف حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا۔ اور دوسری طرف رخصت بھی دی۔ اور ایک حدیث کی رو سے آپؐ نے عملاً بھی کھڑے ہو کر پانی پیا۔ مختلف شارحین حدیث نے تطبیق کی کئی کئی صورتیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض کا تو یہ خیال ہے۔ کہ نہٰی عن الشرب قائمًا والی حدیث ہی منسوخ ہے۔ لیکن دراصل نسخ کی بنیاد کی دلیل کہ تقدم زمانی ثابت ہو۔ یہاں موجود نہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے۔ کہ ماءِ زمزم کھڑے ہو کر پینا یا یہ جو بعض حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فضل الوضوء کھڑے ہو کر پیا۔ ان دونوں پانیوں کا پینا نہٰی عن الشرب قائمًا کے مستقل حکم سے ایک استثنار کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وجہِ تطبیق ملّا علی قاری حدیث کے مشہور شارح کی پیش کردہ ہے۔ لیکن دراصل تطبیق کی یہ دونوں وجہیں درست نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں حکم اور حضورؐ کے ہر دو قسم کے عمل اپنی اپنی جگہ پر درست اور قائم ہیں۔ ناسخ اور منسوخ کے چکر کے چلانے کی ضرورت نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو ہر موقع اور ہر محل کے مطابق احکام سکھائے ہیں۔ یقیناً کھانے پینے کے بعض مواقع ایسے ہیں۔ کہ جب کھڑے ہو کر پانی پینا بہت ہی برا ہے۔ اور ان مواقع پر اگر کوئی شخص اس ادب کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ تو یقیناً ایسے شخص کے لئے یہی کہنا مناسب ہے۔ کہ وہ کھایا پیا قے کر دے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ کھانے پینے کے بعض مواقع ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں کھڑے کھڑے پی لینا برا نہیں۔ بلکہ مستحسن ہوتا ہے۔ اور ایسے مواقع پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تلقین کردہ اسوہ یہی ہے۔ کہ کھڑے کھڑے کھا پی لیا جائے۔ گذشتہ دنوں ہی جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مستقل رہائش کی غرض سے ربوہ تشریف لائے۔ تو استقبال کی غرض سے احبابِ جماعت شامیانہ کے نیچے موجود تھے۔ ظہر کی نماز پڑھانے کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ تقریر کے دوران میں حضور کی خدمت میں پانی کا گلاس پیش کیا گیا۔ تو حضور نے کھڑے کھڑے ہی گلاس کا کوئی چوتھائی حصہ نوش فرمایا۔ اور باقی واپس فرما دیا۔ تو دراصل ایسے مواقع پر کھڑے کھڑے پی لینا بجائے خود ایک مستحسن امر ہے۔ پس ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ وہ ایک موقع کا حکم ہے۔ اور یہ دوسرے موقع کا۔ لیکن استقرار احادیث کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ بیٹھ کر کھانا اور پینا ہی مناسب ہے۔

(۳)

اگر مجلس میں چند لوگ موجود ہوں۔ اور کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کرنا ہو۔ تو اس کا سلسلہ بترتیب دائیں جانب سے شروع ہونا چاہیئے۔ مہذب قوموں کا یہی طریق ہے۔ اور عرب میں بھی اسی کا رواج تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اسی مہذب طریقہ کو قائم رکھا۔ چنانچہ ایک صحبت میں آپ کے دائیں جانب ایک بدو اور بائیں جانب حضرت ابوبکر رضؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ کے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ تو آپؐ نے اس میں سے کچھ دودھ پی کر بقیہ اس بدو کو دیا۔ اور فرمایا۔ الایمن فالایمن۔ یعنی "پہلے دائیں سے پھر دائیں سے۔" پس ایسے مواقع پر یہ احتیاط برتنی چاہیئے۔ کہ پینے کا دَور دائیں طرف سے بترتیب بائیں طرف چلے۔ ہاں ایسے مواقع پر اس غرض کے لئے دائیں طرف والوں سے اجازت لی جا سکتی ہے۔ چنانچہ بخاری میں سہل ابن سعد رضؓ سے روایت ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منہ و عن یمینہ غلام وعن یسارہ الاشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ھؤلاء فقال الغلام واللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اوثر بنصیبی منک احدًا قال فتلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی یدہٖ۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے دائیں طرف ایک غلام اور بائیں طرف بعض بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کی خدمت میں کوئی پینے کی چیز پیش کی گئی۔ آپ نے اس میں سے کچھ پیا۔ اور اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے غلام سے پوچھا۔ کہ کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں ان لوگوں کو (جو میری بائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں) پہلے دے دوں۔ تو غلام نے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم آپ کی طرف سے جو چیز مجھے ملنے والی ہے۔ اس کے لئے میں کسی اور کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ تو سہل ابن سعد رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سن کر وہ چیز اسے دیدی۔ پس دائیں طرف والے سے اجازت لی جا سکتی ہے۔ اور اگر وہ اجازت دیدے۔ تو پھر بائیں طرف سے شروع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۴)

کھانے کے آداب میں جس طرح ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ کہ کھانے کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح پینے کے برتنوں اور پینے کی چیزوں کے متعلق بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اوکوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب کہ پینے کے برتنوں کو الٹا کر رکھا کرو۔ اور کھانے اور پینے کی اشیاء کو ڈھانپ دیا کرو۔

(۵)

جس طرح کھانا کھانے کے بعد دعا اور خداتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح آپ کی سنت سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ آپ پینے کے بعد بھی اللہ تعالےٰ کی حمد بجا لایا کرتے تھے۔ چنانچہ دودھ پینے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو دعا فرمائی وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِیْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ۔ یعنی "اے ہمارے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال۔ اور اس میں سے زیادہ دے۔ کیونکہ سوائے دودھ کے غذائیت کے اعتبار سے طعام اور شراب کو کوئی اور چیز کفایت نہیں کرتی۔

(۶)

پینے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے۔ کہ ساقی یعنی پلانے والا آخر میں پیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ساقی القوم آخرھم شربًا۔ یعنی قوم کا ساقی سب سے آخر میں پینے والا ہوتا ہے۔ پس ساقی کو چاہیئے۔ کہ وہ اور لوگوں کو پلا کر بعد میں خود پیئے۔ ہاں میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کہ وہ ساقی جس کے سپرد شربت یا چائے وغیرہ تیار کرنے کا انتظام بھی ہو۔ ٹسٹ کرنے کے لئے شروع میں دیکھ لے۔ کہ آیا اشیاء کا امتزاج اور ترکیب درست تو ہے۔ لیکن اگر یہ غرض نہ ہو۔ تو پھر ساقی کا مقام یہی ہے۔ کہ پہلے وہ سب کو پلائے۔ اور آخر میں خود پیئے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

شام میں تبلیغ احمدیت

ذی اثر احباب آغوش احمدیت میں

رپورٹ ماہ اگست ۱۹۴۹ء

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل)

آغوش احمدیت

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل خدا تین دوست آغوش احمدیت میں داخل ہوئے (۱) سعید بن حسین سوقیہ۔ آپ یہاں ایک مدرسہ میں ٹیچر ہیں اور پرائیویٹ طور پر آپ "Law college" میں تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ ہمارے نوجوانوں کے ساتھ یہاں کے ایک مقامی گرجا میں تبلیغ احمدیت کے لئے جاتے۔ دلائل احمدیت کی قوت اور شوکت نے آپ پر نمایاں اثر کیا۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر سورہ یوسف نے آپ کو احمدیت کے بہت زیادہ قریب کر دیا اور بالآخر بیعت کر لی۔

(۲) محمود عبد الغنی ابو زید۔ آپ حیفا (فلسطین) کے رہنے والے ہیں اور یہاں کے ایک کارخانہ میں ملازم ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں اور دینی مسائل میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

(۳) عبد الفتاح ابو زید۔ آپ بھی حیفا (فلسطین) کے رہنے والے ہیں۔ سلسلہ کی کئی عربی کتب کا آپ نے مطالعہ کیا اور تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ آخر خدا تعالےٰ نے ان کو قبول حق کی توفیق دیدی۔ دوستوں سے ان کے اخلاص کامل اور استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

علاوہ ازیں بہت سے دوست زیر تبلیغ ہیں اور ان کو انفرادی تبلیغ بڑی حکمت عملی سے کی جاتی ہے۔ ان زیر تبلیغ اصحاب میں کئی ایسے ہیں جو ہم سے سخت بغض اور تعصب رکھتے تھے۔ مگر اب وہ ہمارے ہاں میل ملاپ رکھتے ہیں اور دمشق شہر میں ہمارے لئے فضا کو صاف کرتے ہوئے خوشگوار احوال پیدا کر رہے ہیں۔ واضح رہے ایسے لوگوں میں بعض دمشق کے معزز طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کا تعلق شامی سیاسیات سے بھی ہے

عام اثر

اسلامی دنیا دمشق کے منارۃ البیضا کی طرف کئی سو سال سے دیکھ رہی ہے کہ اب آنے والا موعود شخص آتا ہے اور دین اسلام کی تجدید کرتا ہے۔ مگر یہاں اس کے برعکس علماء دمشق وفات مسیح کے مسئلے سے گریز کرتے ہوئے یوں کہہ اٹھتے ہیں "اترکوا مسئلۃ موت المسیح ھولیس بحی بل انہ توفی ومالنا بالمسیح" یعنی وفات مسیح کے مسئلہ کو نظر انداز کردو۔ مسیح ہرگز زندہ نہیں ہے بلکہ وہ وفات پا گئے ہیں۔ اور ہمیں مسیح سے غرض ہی کیا؟

ایک دفعہ تعلیم یافتہ معزز طبقہ میں تجدید اسلام کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ تجدید اسلام میں بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اس مجلس میں وزیر تعلیم الاستاذ خلیل مرم بک بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نہ صرف اس کی تائید کی بلکہ یوں کہا کہ مجھے ذاتی طور پر احمدیت کی کتب کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہے واقعی یہ درست ہے۔ اس پر ایک صاحب نے مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر رکھا ہے اس پر وزیر تعلیم نے بلند اور گرجتی ہوئی آواز سے کہا "دخل یاترہ ھو حی؟ توکیا وہ زندہ ہے؟"

وہ علماء جو مسئلہ موت المسیح و حیاتہ کے ذریعہ یہاں فتنہ پیدا کیا کرتے تھے آج وہ احمدی نوجوانوں سے جب دلائل سنتے ہیں تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ مسئلہ اساسی نہیں ہے بلکہ ثانوی ہے۔ الغرض احمدیت کو ملک شام میں بلکہ تمام عرب ممالک میں بفضل خدا عظیم الشان منطقی اور معنوی کامیابی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کا اظہار علماء اچھے الفاظ میں کر رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس قسم کے کئی واقعات سے مجھے اور بعض احمدی دوستوں کو پالا پڑا ہے۔

قانون کے امتحان

اس ماہ میں ہماری جماعت کے تین نوجوان کلیۃ الحقوق یعنی "Law college" کے دوسرے سال کے امتحان میں کامیاب ہوئے امتحان دینے کے بعد یہ نوجوان بڑی سرگرمی سے تبلیغ میں کوشاں رہے۔ چنانچہ یہاں کے ایک گرجا میں وہ چار دفعہ گئے اور اپنے دوستوں کو تبلیغ احمدیت کرتے رہے اور خدا کے فضل سے اس کے اثرات نمایاں ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان جوانوں کے عزائم میں برکت دے۔

اور دمشق جو نور احمدیت سے یقیناً منور ہو چکا ہے اور یہاں خدا تعالےٰ کی وحی کے مطابق حضرت احمد الموعود علیہ السلام پر درود بھیجنے والے اصحاب موجود ہیں وہاں یہ بھی خواہش ہے کہ بعض روکوں کو اللہ تعالےٰ ہمارے راستہ سے دور کر دے۔

ہفتہ واری اجتماعات

اس مہینہ میں عاجز نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر سورہ یوسف کا ترجمہ دوستوں کے سامنے پڑھنا شروع کیا۔ خدا کے فضل سے دوست اس تفسیر میں خاص توجہ اور اشتیاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہفتہ واری اجتماع میں تربیتی اور جماعتی امور کے متعلق بھی بات چیت کی جاتی ہے۔ نئے داخل ہوئے والے دوستوں کا تربیتی امور میں خاص خیال رکھا جاتا ہے حیفا کے احمدی مہاجرین کے جذبات و احساسات اور ان کے چھوٹے بچوں کی تربیت و نگہداشت میں جماعت دمشق اور عاجز خاص توجہ دے رہے ہیں۔ ایک اجتماع کے موقعہ پر عاجز نے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے موضوع پر تقریر کی۔

خطبات جمعہ

خاکسار نے اس ماہ "الناسخ والمنسوخ" کے موضوع پر نیز ایک احمدی کے فرائض پر خطبہ جمعہ پڑھا۔ مکرم برادرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے کسر صلیب بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر۔ مکرم السید منیر الحصنی صاحب نے موعود شخص کی علامات پر خطبہ پڑھا۔

وزیر تعلیم عراق

مکرم الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب آف بغداد سلسلہ کے ان اصحاب میں سے ہیں جو اپنی استعداد کے مطابق سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس ماہ میں انہوں نے قرآن مجید انگریزی کی ایک کاپی وزیر تعلیم عراق کے پیش کی ہے۔ عاجز نے اس موقعہ پر ان کو عربی خط لکھ کر ارسال کیا۔ وزیر تعلیم عراق سے گذشتہ سال میری کئی ملاقاتیں بغداد میں ہوئی تھیں۔ اور میں نے ان کو ملنسار اور خلیق پایا۔

ملاقاتیں

احمدی مہاجرین کی بعض ضروریات کے پیش نظر خاکسار کو یہاں کے سرکاری دفاتر کے افسروں سے ملاقات کرنی پڑی۔ اور ان کی سفارشوں کو خدا کے فضل سے معقول رنگ میں پیش کرنے کا موقعہ ملا اور امر مطلوب میں بفضل خدا کامیابی ہوئی۔ فلسطین اور شام کے کئی لیڈروں سے ملاقاتیں کی جاتی رہیں اور حضرت امام جماعت احمدیہ اور احمدیت کی خدمات بڑے فلسطین کا تذکرہ کیا جاتا رہا۔

شامی پولیس کے جنرل ڈائرکٹر سے طویل ملاقات ہوئی۔ یہاں کے پاسپورٹ آفس کے انچارج سے تین دفعہ ملاقات ہوئی۔ میرے ان سے دیرینہ تعلقات ہیں اور خدا کے فضل سے مقصود میں کامیابی ہوئی۔

دوستوں سے ملک شام میں ترقی احمدیت کے لئے عاجز درخواست دعا کرتا ہوا عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں والہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ شام میں احمدیت کی عظیم الشان جمالی اور جلالی مقدر ہے۔ خدا تعالےٰ وہ دن جلد قریب لائے کہ ہم ان ترقیوں کو دیکھ سکیں۔ اور ہماری کوتاہیاں اس تکمیل میں روک نہ ہوں۔ آمین

نیک عورت کون ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی بغیر اجازت ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے۔ اور دلی محبت سے اس کی تعظیم بجا نہ لائے اور پس پشت یعنی اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا کہ اگر غیر خدا کے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بد زبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اسے دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کے مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔" احمدی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں اور دنیا کے سامنے اعلیٰ

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

(۴)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم موعودہ	رقم ادا کردہ
۱۶۰	بلال احمد صاحب عنث کیپر مال لاہور	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۶۱	ملک سلطان احمد صاحب آف کوٹ فتح خان معہ اہلیہ و بچگان	۱۰۱-۰-۰	
۱۶۲	چوہدری اللہ داد صاحب معہ اہلیہ ڈپٹی کلکٹر نہر لائل پور	۵۱-۰-۰	
۱۶۳	برکت علی صاحب لودھی ننگل	۱۱-۰-۰	
۱۶۴	سلطان احمد صاحب پیر کوٹی	۵-۰-۰	
۱۶۵	محمد شریف صاحب ذاکر	۵-۰-۰	
۱۶۶	والدہ صاحبہ سید بشیر احمد شاہ صاحب دفتر تعمیر ربوہ	۱-۰-۰	
۱۶۷	متفرق۔ معرفت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ	۹۸-۰-۰	
۱۶۸	محمد اشرف صاحب واقف زندگی ربوہ	۵-۰-۰	
۱۶۹	صوفی خدا بخش صاحب زیروی واقف زندگی معہ اہل خانہ	۲۱-۰-۰	
۱۷۰	حکیم فضل الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ و بچگان ربوہ	۱۱-۰-۰	
۱۷۱	بچگان مولوی ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ	۲-۰-۰	
۱۷۲	چوہدری عبد الکریم صاحب و اشتیاق علی صاحب ٹھیکیداران کمالیہ ضلع لائل پور	۵۱-۰-۰	
۱۷۳	عبد المجید صاحب ناصر دفتر بیت المال	۲-۰-۰	۲-۰-۰
۱۷۴	محمد قاسم صاحب بنگالی دفتر بیت المال	۱-۰-۰	۱-۰-۰
۱۷۵	شیخ عبد القادر صاحب مبلغ ربوہ	۱-۰-۰	۱-۰-۰
۱۷۶	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد القادر صاحب مبلغ ربوہ	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۷۷	مستری عبد الرحیم صاحب ربوہ	۱۰-۰-۰	۱۰-۰-۰

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم موعودہ	رقم ادا کردہ
۱۷۸	مستری عبد الکریم صاحب ربوہ	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۷۹	فیض محمد صاحب صادق لاہور بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۸۰	قریشی محمد عبد اللہ صاحب کارکن دفتر محاسب معہ اہل و عیال	۵-۰-۰	
۱۸۱	قریشی عطاء اللہ صاحب کارکن دفتر بیت المال معہ اہل و عیال	۵-۰-۰	
۱۸۲	ظفر اللہ خان صاحب دولم ضلع جہلم	۲۰-۰-۰	۲۰-۰-۰
۱۸۳	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نیر جامعہ احمدیہ احمد نگر	۲-۰-۰	۲-۰-۰
۱۸۴	سید منیر احمد صاحب باہری جامعہ احمدیہ احمد نگر	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۸۵	سید مبارک علی صاحب مردان	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۸۶	امیر الدین صاحب اینڈ کمپنی آسام حال لاہور	۱۰-۰-۰	۱۰-۰-۰
۱۸۷	غلام محمد صاحب علی پور مظفر گڑھ	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۸۸	واحد بخش صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر	۱-۰-۰	۱-۰-۰
۱۸۹	شیخ عبد الکریم صاحب عطائی فلیمنگ روڈ۔ لاہور	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۹۰	قمر الدین صاحب معہ اہلیہ سیالکوٹ	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۹۱	چوہدری عبد المجید صاحب دفتر محاسب	۳-۰-۰	۳-۰-۰
۱۹۲	علی احمد صاحب چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور	۱-۰-۰	۱-۰-۰
۱۹۳	شیخ محمد احمد صاحب احمد نگر	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۹۴	مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب معہ اہلیہ	۳-۰-۰	۳-۰-۰
۱۹۵	میاں فضل الدین صاحب رہتاسی ربوہ	۲-۰-۰	۲-۰-۰
۱۹۶	میاں علم الدین صاحب مرحوم بذریعہ محمد عالم صاحب دیہاتی مبلغ	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۹۷	شیخ محمد عبد اللہ رحمت اللہ برادرز لنڈا بازار لاہور	۵۰-۰-۰	۵۰-۰-۰
	کل میزان	۱۷۴۵-۱۲-۰	۱۶۹۳-۰-۰

پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک

"مثالی دستور کے لئے سازگار فضاء"

پاکستان کے ہر حصے میں دھوم دھام سے دیوالی منائی گئی کراچی میں ہندو علاقوں میں چراغاں ہؤا۔ مٹھائیاں تقسیم ہوئیں۔ اور سوامی نرائن مندر میں ہندو دھرم سمر کھشنی سمیتی کی طرف سے جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں تقریباً تین ہزار ہندو مرد۔ عورتیں اور بچے شریک ہوئے۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر سیتا رام۔ مسٹر سکھدیو۔ اودھو داس ممبر پاکستان۔ کانسٹی ٹوئنٹ اسمبلی۔ سندھ اسمبلی کے ہندو ممبر کراچی کے دوسرے ہندو شرفاء اور بعض مسلمان بھی شامل تھے ڈاکٹر سیتا رام اور دوسرے ہندو ارکان کے علاوہ ایک مہاجر مولوی محمد عثمان صاحب نے بھی رام چندر جی کی زندگی اور کارموں پر تقریریں کیں۔ اور تو اور رات کو دس بجے کے قریب کراچی ریڈیو سے بھی "مہاراجہ رام چندر جی کی جے" کی آواز سنی گئی۔

کراچی پاکستان کا صدر مقام ہے۔ لیکن یہی ہما ہمی ملک کے اندرونی علاقوں اور دوسرے شہروں میں بھی نظر آئی لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ سکھر۔ حیدر آباد ڈھاکہ اور مشرقی پاکستان کے دیگر مقامات پر ہزاروں ہندوؤں نے دیوالی کے تہوار پورے جوش و خروش سے منایا۔ متعدد مقامات پر ہندو مسلم مشترکہ دیوالی کی دعوتیں ہوئیں۔ اور پاکستان کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں سے دیوالی کے خاص پروگرام نشر کئے گئے۔ خبر ایجنسی اور شمالی وزیرستان میں تین ہزار ہندوؤں نے دیوالی منائی۔ اور بنوں میں ہندو اور مسلمان گلے ملے۔ ڈھاکہ میں پچھلے سال کے مقابلہ میں امسال کہیں زیادہ بڑے پیمانہ پر دیوالی منائی گئی۔ اور چراغاں کیا گیا۔

یہی حال سارے پاکستان میں پچھلے دسہرہ کے موقعہ پر تھا۔ اور ہندوؤں ہی پر کیا موقوف ہے۔ اچھوتوں نے کچھ عرصہ ہؤا بڑے اہتمام سے منڈل ڈے منایا تھا۔ جس میں موجودہ گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر نے تقریر کی تھی۔ اور پارسی اور عیسائی تہوار بھی بڑی دھوم دھام سے منائے جا چکے ہیں۔ بات یہ ہے کہ پاکستان اقلیتوں کے معاملہ میں دنیا کے سامنے ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہے۔ اور پاکستان کے مسلمان دل سے خواہشمند ہیں کہ وہ اپنی اسلامی ریاست میں ہر فرقہ کے اور طبقہ کے لوگوں کے ساتھ نہ صرف انصاف سے پیش آئیں۔ بلکہ ان کے ساتھ فیاضی کا سلوک کریں۔

افسوس ہے کہ اس مقابلہ میں ہمیں ہندوستانی مسلمانوں کی آزادی اور امن کی تقریبات کی دل خوش کن خبریں نہیں ملتیں۔ پچھلی بقر عید کے سلسلے میں آ خود ہندوستان کے اخبارات نے وہاں کے مسلمانوں کے حزن و ملال کی جو تصویریں کھینچیں انہیں پڑھ کر دل کو بڑا صدمہ ہؤا۔ سترایہ کہ اپنے ہاں تو اقلیتوں کا یہ حال اور پاکستان میں اسلامی دستور اور شریعت کے قانون کا نام سن کر ہندوستان نے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ کہ اس ملک میں غیر مسلموں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا جائے گا۔

الحمد للہ! کہ پاکستان میں غیر مسلموں کے ساتھ جو فیاضانہ سلوک ہو رہا ہے۔ اس کو غیر ملکی نامہ نگاروں اور سیاحوں نے ہی نہیں ہندوستان کے بعض بے لاگ ہندو تبصرہ نگاروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ابھی حال میں ڈھاکہ کے ایک بنگالی پروفیسر کا مضمون ہندوستان ہی کے ایک اخبار میں شائع ہؤا تھا جس میں پاکستان کے مسلمانوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور مشرقی بنگال سے کچھ تعداد میں ہندوؤں کے بھاگنے کا الزام ہندوستان کے بعض لیڈروں کے غلط بیانات اور نامناسب پروپیگنڈہ پر لگایا گیا تھا اسی ہندو پروفیسر کے بیان کے مطابق ہندوستانی لیڈروں کے اس غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے مشرقی بنگال سے زیادہ سے زیادہ تین لاکھ ہندو مغربی بنگال چلے گئے۔ نہ کہ بیس لاکھ جیسا کہ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے

یہ امر قابل غور ہے۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ یہ فیاضانہ سلوک کسی دستوری پابندی یا سرکاری احکام کے تحت نہیں بلکہ خود بخود ہو رہا ہے۔ حالانکہ عوام وہ ہیں جن کی ایک کثیر تعداد ہندوؤں کے ظلم و ستم کا شکار ہو کر پاکستان آئی ہے۔ اور جن کے اعزا و اقربا آج تک ہندوستان میں ہندوؤں کے نوع بہ نوع مظالم برداشت کر رہے ہیں۔ بلکہ انہی عوام نے حکومت سے جو خود بھی اس امر سے غافل نہیں تھی۔ مطالبہ کیا کہ پاکستان کا دستور اسلامی شریعت کے مطابق بنایا جائے۔ چنانچہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے پچھلے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کی تحریک پر جو قرارداد مقاصد منظور کی ہے۔ اس میں صاف کہہ دیا گیا ہے۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست پاکستان کے دستور کی بنیاد قرآن کریم۔ شریعت اسلامی اور سنت نبوی پر ہو گی۔ اور اسی بنیاد پر پاکستان کی دستور سازی کا کام ہو رہا ہے۔

دستور ساز اسمبلی کے اسی اجلاس میں اس قرارداد پر وزیر اعظم اور نائب وزیر داخلہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی جو تقریریں ہوئی تھیں۔ ان میں ناواقف لوگوں کے علم کے لئے عموماً اور اقلیتوں کے دل سے ہر قسم کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے خصوصاً واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ غیر مسلموں کے ساتھ رواداری اور انصاف کا برتاؤ کرنا اسلامی تعلیمات و احکام کے منافی نہیں۔ بلکہ ان احکام کا ایک ضروری جزو ہے۔ اس لئے اقلیتوں کو دستور سازی کے سلسلے میں اسلامی شریعت کا نام سن کر خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہیں۔

اسلامی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں۔ کہ مسلمانوں نے

جہاں جہاں حکومت کی سوہ اسلام کی اس تعلیم کو نہیں چھوڑا۔ اور اقلیتوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ خود غیر مسلم عوام مسلمانوں کو اپنے ملک میں آنے کی دعوت دیتے اور حکومت پیش کرتے تھے۔ اور جس ملک سے مسلمان چلے جاتے تھے۔ وہاں کے عوام اُن کے سلوک کو یاد کر کے روتے تھے۔

یہ شاندار زمانہ پاکستان واپس ملانا چاہتا ہے۔ یہ عظیم الشان روایات ہیں۔ جو پاکستان زندہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ بلند نصب العین ہے۔ جو پاکستان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر لیاقت علی خان کے شاندار الفاظ میں جو انہوں نے حال میں باریسال (مشرقی بنگال) کے مقام پر اپنی ایک تقریر کے دوران میں استعمال کئے۔

"پاکستان کی خواہش ہے۔ کہ دنیا کو دکھاوے کہ یہ اسلامی قوانین ہی ہیں۔ جن کے تحت مسلمان ہر طبقہ کے لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ فیاضانہ سلوک کرتے ہیں"۔ اسی تقریر میں ایک جگہ آپ نے کہا۔ "کسی اور طرح پر تیار کئے ہوئے دستور کے تحت تمام جماعتیں یا افراد اس قدر مساویانہ بلکہ فیاضانہ برتاؤ کی اُمید ہی نہیں کر سکتے"۔

یہ دستور تیار ہو رہا ہے۔ اور چونکہ یہ ایک مثالی دستور ہوگا۔ اس کی تیاری میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اس کام میں دیر لگے گی۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اقلیتوں کے لئے پاکستان کے لئے پاکستان کے عوام جو رواداری اور فیاضی دکھا رہے ہیں ان سے نئے والے دستور کے عمل درآمد کے لئے سازگار فضا تیار ہے۔ اسی کے ساتھ جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا۔ اقلیتوں کو پاکستان اور صرف پاکستان کو اپنا وطن سمجھنا ہوگا۔ پاکستان کے ساتھ ان کی وفاداری غیر مشکوک بلکہ مسلم ہونی چاہیئے۔ اور اس سلسلے میں انہیں ہر آزمائش میں پورا اُترنا چاہیئے۔

آج دنیا مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی ہے۔ کہیں سرمایہ و محنت کی جنگ ہے۔ کہیں رنگ و نسل کا امتیاز۔ کہیں مذہب و عقیدہ کا اختلاف۔ ہر طرف مساوات ناپید ہے۔ دو عظیم جنگیں عالمگیر امن نہیں پیدا کر سکیں۔ اور آثار تیسری عظیم ترین جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مختلف طبقات خیال عالمگیر مساوات اور عالمگیر امن کے لئے مختلف تجاویز پیش کرتے ہیں۔ اس تاریک فضاء میں ان مایوس کن حالات میں پاکستان دنیا کو اسلام کا پُر امید پیغام دینا چاہتا ہے کہ خدا کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں۔ وہ اپنے ملک میں اسلامی مساوات کا نمونہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایک خواب دیکھ رہا ہے مگر ایسا خواب کہ اس کی تعبیر بھی سچ کر دکھانا چاہتا ہے۔ بقول علامہ اقبال ؎

ہو جائے گی تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے۔
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۰۲۸:۔ میں خورشید بیگم بنت میاں معراج دین قوم مغل پیشہ گورنمنٹ سروس پیدائشی احمدی سکنہ مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ قادیان محلہ دار الانوار میں ایک کنال ۷ مرلہ زمین تھی۔ نقد روپیہ مبلغ ۶۰۰/- سونا شکل زیورات ۸۰۰/- کل ۱۴۰۰/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ایک سو روپیہ ماہوار ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ خورشید بیگم بنت میاں معراج دین صاحب عفی عنہ۔ گواہ شد: سید ولائیت شاہ۔ گواہ شد: سردار احمد شاہ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲۹:۔ میں ریاض احمد ولد محمد حسین صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال مسلم ٹاؤن اچھرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ بذریعہ تجارت ماہوار آمد تقریباً ۲۵۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: ریاض احمد۔ گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عزیز حسین حقیقی برادر موصی مذکور۔

وصیت نمبر ۱۱۵۶۰:۔ میں محمد عالم ولد میاں رحیم صاحب عمر ۳۰ سال سکنہ چودھوال ڈاک خانہ جلال پور جٹاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد ۲۲/۸ بائیس روپے آٹھ آنے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد موصی محمد عالم بسیلد الہ۔ گواہ شد:۔ غلام احمد کول ماسٹر احمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر صاحب مبلغ سندھ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۸۶:۔ میں چودھری غلام احمد ولد چودھری شاہ محمد صاحب مرحوم حسب ملہار عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی جیندر کے منگلے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ تیس ۳۰ بیگھہ زمین ذاتی ملکیت قیمتی ۶۰۰۰/- چھ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ ہزار (۱۷۰۰/-) ایکڑ کی زمین میرے پاس رہن ہے) نیز دو ہزار روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے۔ کل مبلغ ۹۷۰۰/- (نو ہزار سات سو) کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: غلام احمد بقلم خود: گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال: گواہ شد حاجی اللہ بخش موصی

وصیت نمبر ۱۲۰۷۹:۔ میں بیگم بی بی زوجہ محمد عبد اللہ خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال ماکھے کھگت ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میری جائداد سوائے حق مہر کے جو کہ مبلغ تین صد (۳۰۰) روپیہ ہے زیورات بھی کوئی نہیں حق مہر بذمہ خاوند حسب الاوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا مسماۃ بیگم بی بی
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا محمد عبد اللہ خان صاحب (خاوند موصیہ)

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

عرب اتحاد کا مسودہ

قاہرہ ۳۱ر اکتوبر۔ عرب لیگ کے موجودہ اجلاس کی روئیداد کو تمام اخبارات میں صفحہ اول پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اور عربوں کے مجوزہ "مشترکہ محاذ" سے بہت دلچسپی لی جا رہی ہے۔ آج لیگ کونسل نے سیاسی کمیٹی کے اجتماعی تحفظ کی تجویز کے متعلق ماہروں کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کے فیصلہ کی توثیق کر دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں عرب لیگ اس وقت جتنی کارروائی کر سکتی تھی۔ وہ کر چکی ہے۔ اور آئندہ چند دنوں میں اس کے اجلاس کا التوا یقینی ہے۔ اس دوران میں مصر کے نئے مسودہ کا جسے کل فوجی اور قانونی ماہروں کے غور و خوض کے بعد پیش کیا گیا تھا۔ مختلف حکومتوں کو بھی عمیق مطالعہ کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ اس تجویز کا مرکزی نقطہ یہ ہے۔ کہ عرب ممالک یہ معاہدہ کریں گے۔ کہ آئندہ دس برسوں میں اگر کسی ایک ملک کے خلاف جارحانہ پیشقدمی ہوگی۔ تو اسے معاہدہ پر دستخط کرنے والے سب ملکوں کے خلاف جارحانہ اقدام تصور کیا جائے گا۔ اس قسم کے اجتماعی مقابلہ کو ممکن بنانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی اسلحہ بندی کی ایک تجویز اور دفاعی انتظامات میں اشتراک عمل پیدا کرنے کے لئے چیف آف اسٹاف کی ایک مشترکہ کمیٹی کا قیام بھی زیر غور ہے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اگر ممبر حکومتوں نے اس تجویز کی توثیق کر دی۔ تو عرب لیگ کے سیاسی اتحاد کے ساتھ ساتھ فوجی اور جنگی نقطۂ نگاہ سے بھی عرب ممالک میں رابطہ قائم ہو جائے گا۔ اور وہ ایک دوسرے سے اس وقت کے معاملہ میں زیادہ قریب تر آ جائیں گے (اسٹار)

برطانیہ سائنسی ریسرچ میں آگے ہے

لندن ۳۱ر اکتوبر۔ آسٹریلیا کے ممتاز سائنسدان سر ڈیوڈ ریوٹ کو یقین ہے۔ کہ بنیادی سائنسی ریسرچ میں برطانیہ دوسری قوموں سے آگے ہے۔ انہوں نے حال ہی میں ہارویل (انگلستان) میں قائم شدہ ایٹمی ریسرچ کے کارخانہ کا معائنہ کیا تھا۔ اس معائنہ کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ ایٹمی طاقت کے اس مرکز میں بہت شاندار کام ہو رہا ہے۔ سر ڈیوڈ کے خیال میں اس وقت دنیا کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ غذا اور آبادی کا ہے۔ دنیا کی آبادی میں ۲ کروڑ سالانہ کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے موجودہ معیار زندگی کو برقرار رکھنا دشوار ہوگا۔ اسے بہتر بنانے کا کیا ذکر۔ (اسٹار)

دوستوں پر کمیونسٹ مظالم کا صدمہ

لندن ۳۱ر اکتوبر۔ پراگ کے دورہ سے واپس آنے کے بعد برمنگھم کی ایک کمپنی کے ڈائرکٹر نے اپنی موٹر میں زہریلی گیس بھر کر خودکشی کر لی۔ غیر طبعی موت کی تحقیقات کرنے والے افسر نے بیان کیا ہے کہ جب اس نے یہ دیکھا۔ کہ کمیونسٹ حکام کس طرح اس کے قدیمی دوستوں پر مظالم کرتے ہیں۔ تو اسے بہت صدمہ پہنچا۔ اور اسکی وجہ سے اس نے خودکشی کر لی۔ (اسٹار)

ہ پیٹرول کی کمپنی نے ایران کے ہوائی اڈوں پر اترنے والے اسرائیلی طیاروں کو پیٹرول دینے کا ایک معاہدہ کیا ہے۔
(اسٹار)

ممالک اوقیانوس کی یونین بنانے کا مطالبہ

لندن ۳۱ر اکتوبر۔ برطانیہ اور یورپ کے ممتاز افراد کی ایک جمعیت نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ مشرق میں کمیونزم کی توسیع کا مقابلہ کرنے کے لئے اوقیانوس کی طاقتوں کی ایک مکمل یونین بنانے کے واسطے فوری طور پر قدم اٹھائے جائیں۔ ان لوگوں نے یورپی مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ کمیٹی نے بیان دیا ہے کہ امریکہ ایٹمی بادلوں سے بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ جو بعض سائنسدانوں کے بیان کے مطابق میدان جنگ میں ایٹم بم سے زیادہ موثر طور پر فوجوں کے خلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ یونین کی بنیاد کے سلسلہ میں کمیٹی نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں۔ جس طرح روس نے اپنی بعض آلۂ کار حکومتوں کے سپرد سونے کا ذخیرہ کر دیا ہے۔ اسی طرح امریکہ یورپی ممالک کو ۵۰ سال کے لئے سونا قرض دے۔ اور امریکی محاصل کی پابندیاں نرم کی جائیں۔ کمیٹی کی یہ بھی خواہش ہے۔ کہ فوجی اقتصادی اور سیاسی سرگرمیوں میں اشتراک عمل پیدا کرنے کے لئے واشنگٹن میں اوقیانوس کی ایک مستقل مجلس اعلیٰ قائم کی جائے۔ (اسٹار)

برطانوی بیڑہ کا نیا جنگی جہاز

لنڈن ۳۱ر اکتوبر اخبار "سنڈے ایمپائر نیوز" رقمطراز ہے۔ کہ برطانیہ کے بحری ماہروں نے مختلف قسم کی تحت البحر لڑائیوں کے لئے بیڑہ تیار کرنے کی اسکیم منظور کر دی ہے۔ مجوزہ آبدوز طاقت سطح سمندر کے نیچے اسی عمدگی سے تعاقب اور سرگرمی کرے گی۔ جیسی عمدگی سے سطح آب پر بحری بیڑہ کرتا ہے۔ نئے آبدوز جنگی جہاز ۲ ہزار ٹن وزنی ہوں گے۔ ان پر ایٹمی ہتھیار رکھے ہوں گے۔ آبدوز کروزر غیر معین مدت تک سطح آب کے نیچے رہ سکیں گے آبدوزوں میں ہر قسم کی چلانے والی طاقت استعمال کی جائے گی۔ انجام کار ان میں ایٹمی طاقت سے چلنے والے انجن استعمال ہونے لگیں گے۔ ان آبدوز جہازوں کی خاص چیز وہ سانس لینے کی نلکی ہوگی۔ جس کی مدد سے آبدوزیں کئی کئی دن تک سطح آب کے نیچے رہ سکیں گی۔ (اسٹار)

ایران اسرائیل کو تسلیم نہیں کریگا

بغداد ۳۱ر اکتوبر۔ بغداد کے اخبار "الزمان" کے بیان کے مطابق ایران نے حکومت عراق کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایران اسرائیل کو تسلیم نہیں کرے گا۔ اور یہودی حکومت کے متعلق عراق اور دوسری عرب حکومتوں کا سا رویہ رکھے گا۔ اخبار مذکور کے بیان کے مطابق حکومت ایران نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ کہ ایک مقامی ...

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

بقیہ صفحہ اول

چنانچہ اس نئے فیصلے کے مطابق آئندہ کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا صدر میں ہؤا کروں گا۔ اور شوریٰ کی طرح اس کے اجتماع بھی میری ہی صدارت میں ہؤا کریں گے۔ سوائے اس کے کہ میں موجود نہ ہوں۔ اور کسی کو اپنی طرف سے نگران مقرر کر دوں۔

انتخاب صدر کی مذمت

اس کے بعد آپ نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سال کے انتخاب صدر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے قواعد و ضوابط کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے دو چالیس سال سے زائد عمر کے خدام کا نام پیش کیا گیا۔

حضور نے فرمایا۔ خدام الاحمدیہ ایک روحانی جماعت ہے۔ لہٰذا اس سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ یہ روحانی تقاضوں کو پورا کرے۔ لیکن صدارت کے انتخاب میں جس بے پرواہی سے کام کیا گیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدام یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا صدر بھی محض ایک نمبردار کی حیثیت رکھتا ہے میں نے اس دفعہ کی صدارتی انتخاب کی کارروائی کا جائزہ لیا تو مجھ پر یہ اثر پڑا۔ کہ مختلف مجلسوں نے نام پیش کرتے ہوئے اس روح کو مد نظر نہیں رکھا۔ جس کے قیام کے لئے خدام کی تحریک جاری کی گئی تھی۔ محض بڑے خاندان کا فرد ہونا نام تجویز کرنے کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔ بس یہ دیکھ لیا۔ کہ فلاں نوجوان مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے۔ اور اس کا نام تجویز کر دیا۔ حالانکہ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس کا عمل اسلام اور احمدیت کی شان کے مطابق ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی نمازوں کا پابند نہیں۔ اور دین کی خدمت کے لئے ہر وقت پیش پیش نہیں رہتا۔ تو وہ محبت کی بجائے نفرت کا مستحق ہے۔

نئے نام

بلکہ اہل بیت کے معاملے میں تو قرآن کریم کا ارشاد نہایت ہی سخت ہے۔ کہ اگر وہ کوئی غلطی کریں گے۔ تو انہیں دگنی سزا ملا کرے گی۔ میں نے دیکھا کہ صدارت کے لئے بعض نام محض اس لئے تجویز کر دیئے گئے۔ کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حالانکہ جب تک مذہب کی صحیح روح کسی شخص میں پیدا نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کوئی صحیح مومن نہیں ہو سکتا۔

حضور نے فرمایا بعض لوگ ماں باپ اور رسولوں کے مقام بیان کرتے وقت نہایت غلو کر جاتے ہیں۔ اور بعض انتہائی خشکی بھی برتتے ہیں۔ لیکن چاہیئے یہ کہ حفظ مراتب رہے۔ اور ہر چیز اپنے مقام پر ہو۔ اس طرح کہ اس کے نتیجے میں احمدیت کو کوئی فائدہ پہنچے ورنہ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

حضور نے فرمایا۔ میرے نزدیک بہت ہی کم جماعتوں نے صحیح طور پر کام کیا ہے۔ لہٰذا میرے سامنے دو ہی صورتیں تھیں۔ اس تحریک کو ختم کر دوں۔ یا درست کرنے کی کوشش کروں۔ ان دونوں میں سے میں نے درست کرنے کی کوشش کو اول پر ترجیح دی۔ اب میں اس مجلس کا براہ راست صدر ہؤا کروں گا۔ اور ایک نائب صدر جو مجلس مرکزیہ کا ممبر ہؤا کرے گا۔ میرے احکام کی تنفیذ کیا کریگا۔ نائب صدر کا یہ کام ہوگا۔ کہ وہ تمام مجالس سے میرے احکام یا کمیٹی کے فیصلوں کی تعمیل کرایا کرے۔ اسی طرح مرکز میں ایک مستقل سکرٹری ہؤا کرے گا۔ جس کے لئے چالیس سال کی عمر کی قید نہیں ہوگی۔ پھر ہر صوبے کا علیحدہ ایک ایک نائب صدر اور ایک ایک سکرٹری ہوگا۔

ہر سال مرکز میں دو دفعہ چودہ چودہ دنوں کے لئے تربیتی کورس ہؤا کریں گے۔ جن میں خدام تربیت حاصل کر کے اپنی اپنی مجالس میں دوسرے خدام کو تربیت دیا کریں گے۔

بجٹ خود پورا کرنا ہوگا

حضور نے فرمایا۔ ان تمام اخراجات کا بجٹ خدام کو خود پورا کرنا ہوگا۔ ہر ملازم۔ تاجر۔ اور زمیندار اپنی آمد پر ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے دیا کرے گا۔ سکول کے طلباء میں سے پرائمری والے دو پیسے مڈل والے ایک آنہ اور ہائی سکول کے طلباء ڈیڑھ آنہ کے حساب سے چندہ ادا کیا کریں۔ کالج کے طلباء چار آنے ماہوار کے حساب سے چندہ ادا کیا کریں۔ عہدیداری کے لئے سب سے بڑی شرط دینداری ہوگی ہر ووٹر کو ووٹ دیتے وقت باقاعدہ شہادت دینی پڑا کرے گی۔ کہ یہ شخص اس کے علم میں واقعی پنجوقتہ کا نمازی ہے۔ راست باز ہے۔ غربا پرور ہے۔ جھوٹا نہیں ہے۔ اور پابند نظام سلسلہ ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب کا تقرر

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ چونکہ اب میں صدر ہوں گا۔ لہٰذا اگر میری صحت نے اجازت دی۔ تو میں آپ کے پروگرام میں حصہ لے کر بعض اور موقعوں پر خطاب کروں گا۔ چونکہ پرانے نظام کو سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ تاکہ جو اچھا کام ہو چکا ہے۔ وہ ضائع نہ ہو۔ اس لئے اس سال کے لئے میں مرزا ناصر احمد ؐ کو نائب صدر مقرر کرتا ہوں۔ سکرٹری کی سفارش آپ لوگ کریں۔ اگر اسے معقول سمجھوں گا۔ تو میں مقرر کر دوں گا۔ ورنہ واقفین میں سے یا جس کو اس کام کے اہل سمجھوں گا مقرر کر دوں گا۔ جسے دوسرے وکیلوں اور ناظروں کی طرح تبدیل بھی کیا جا سکے گا۔ لیکن اس کے لئے عمر کی شرط نہیں ہوگی۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ احمدی نوجوان کے معنے یہ ہیں۔ کہ اسے اپنی زبان پر قابو ہو۔ وہ محنتی ہو۔ وہ دیندار ہو۔ وہ پنجوقتہ کا نمازی ہو۔ وہ قربانی و ایثار کا مجسمہ ہو۔ اور کلمۂ حق کو زیادہ سے زیادہ پہنچانے میں نڈر ہو۔ بے شک یہ لیفٹ رائٹ بھی بری چیز نہیں۔ لیکن خواہ کوئی چیز کتنی ہی اچھی ہو پھر بھی ہر چیز اپنے مقام ہی پر زیب دیتی ہے۔ حضور نے چالیس [illegible]